

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کا اعجاز

۲۱ اگست ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آنے کہ تم مسلمان ہو۔ سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اے مسلمانو، اللہ کے بندو! بے شک قرآن کریم اللہ کی وہ معجزانہ کتاب ہے جسے ہمارے رب جل جلالہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل فرمایا، تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا ہو۔ اللہ نے اس کے ذریعے جن و انس کو چیلنج دیا کہ وہ اس جیسی کوئی چیز لے آئیں، یا اس جیسی دس گھڑی ہوئی سورتیں لے آئیں، یا اس جیسی ایک ہی سورت لے آئیں، مگر وہ سب اس سے عاجز رہے۔ یہ وہ معجز کتاب ہے جس کے پاس نہ آگے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ حکیم و حمید کی طرف سے نازل کردہ ہے (سورۃ حم السجده: ۴۲)۔ اللہ نے اس کے ذریعے اندھی آنکھیں، بہرے کان اور بند دل کھول دیے، لوگوں کو گمراہی سے ہدایت دی، انہیں جہالت سے نجات دی، انہیں اندھے پن سے بینائی عطا کی اور انہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکالا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سورة الانعام - آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

﴿وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ * أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَى طَائِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ * أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَى مِنْهُمْ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ﴾

اور یہ ایک بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ کہیں تم یہ نہ کہو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے کے دو گروہوں پر نازل ہوئی تھی اور ہم تو ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے، یا یہ نہ کہو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ موڑے؟ ہم عنقریب ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے منہ موڑتے ہیں بری سزا دیں گے، اس وجہ سے کہ وہ منہ موڑتے تھے۔

قرآن کے الفاظ کی اختصار اور معانی کی وسعت - اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز کے پہلو شمار سے باہر اور بے حد ہیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ ہمارے رب جل جلالہ نے اس معجزانہ کتاب کو ایسی صفات سے موصوف کیا جو کسی اور کلام کو حاصل نہیں۔

قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے: اس کے الفاظ کی اختصار مگر معانی کی کثرت۔ تم دیکھتے ہو کہ آیت مختصر ہے، چند گنے چنے الفاظ پر مشتمل، مگر اس کے معانی بہت وسیع ہیں، جتنے معانی وہ سموئے ہوئے ہے، اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی انہیں انہی مختصر الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ہمارے رب جل جلالہ کے اس فرمان میں غور کرو:

سورة البقرہ - آیت ۱۷۹

﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ﴾

اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے، اے عقل والو! تاکہ تم بچ سکو۔

اور اس کے اس فرمان میں غور کرو، وہ پاک ہے:

سورة حم السجده - آیت ۳۲

﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾

برائی کو بھلائی کے ساتھ دفع کرو، پھر تم دیکھو گے کہ جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی وہ گویا گہرا دوست بن گیا۔

اور اس کے فرمان جل جلالہ میں:

سورة سبا - آیت ۵۱

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَرَغُوا فَلَا قُوَّةَ وَأَخَذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ﴾

اور کاش تم دیکھو جب وہ گہرا اٹھیں گے، پھر کوئی چھٹکارا نہ ہوگا اور وہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔

اور اسی طرح پورے قرآن میں تمہیں مختصر سورتیں بھی ملیں گی اور طویل سورتیں بھی، مختصر آیات بھی اور طویل آیات بھی، اور یہ سب اپنے اندر سموئے ہوئے عظیم معانی کے باعث معجزہ ہیں۔

قرآن کا گزشتہ امتوں کے بارے میں بیان - اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے گزشتہ امتوں اور فنا ہو جانے والی صدیوں کی وہ خبریں دیں جن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہم عصر تھے، نہ ان کے لوگوں کے درمیان موجود تھے۔ اللہ عز و جل یوسف علیہ السلام کے قصے میں فرماتا ہے:

سورة يوسف - آیت ۱۰۲

﴿وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ﴾

اور تم ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنا معاملہ طے کیا اور وہ چال چل رہے تھے۔

اور مریم کے قصے میں فرماتا ہے:

سورة آل عمران - آیت ۲۴

﴿وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ﴾

اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنے قلم پھینک رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی کفالت کرے، اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔

اور موسیٰ کے قصے میں فرماتا ہے:

سورة القصص - آیت ۲۴

﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾

اور تم مغربی جانب نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا، اور نہ تم حاضرین میں سے تھے۔

اس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قرآن نازل فرمایا، جبکہ تمام لوگ جانتے تھے کہ وہ کب پیدا ہوئے اور کہاں پیدا ہوئے، اور سب جانتے تھے کہ وہ ان پڑھ ہیں، نہ پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں، اور یہ کہ وہ نہ کسی علماء کے پاس آتے جاتے رہے، نہ کسی اجبار و رہبان سے ملتے رہے۔ بلکہ اللہ نے ان پر ایک ایسا قرآن نازل فرمایا جو تلاوت کیا جاتا ہے، جس میں تخلیق کی ابتدا بیان کی، آدم کا ابلیس کے ساتھ قصہ بیان کیا، نوح کا اپنی قوم کے ساتھ، موسیٰ کا نیک بندے کے ساتھ، ذوالقرنین اور لقمان اور دیگر گزشتہ امتوں اور فنا شدہ صدیوں کے واقعات بیان کیے، ایسے قصوں میں جو قرآن میں بار بار آئے اور ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سورة النساء - آیت ۸۲

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾

اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت اختلاف پاتے۔

بلکہ اس قرآن میں ان احکام کی بھی خبر ہے جو پچھلی شریعتوں میں تھے اور جنہیں ان کے پیروکاروں نے اپنے عوام سے چھپا رکھا تھا اور مخفی رکھا تھا۔ اللہ جل جلالہ قرآن میں فرماتا ہے:

سورة النمل - آیات ۷۶ تا ۷۷

﴿إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَفُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ * وَإِنَّهُ لَهْدَىٰ وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کو ان اکثر باتوں کی خبر دیتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور بے شک یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

اور قرآن میں ہمارا رب جل جلالہ اس بارے میں خبر دیتا ہے جو اس نے ان امتوں پر ان کے اپنے نفسوں پر ظلم اور اپنے رب کے حکم سے تجاوز کی وجہ سے حرام کیا۔ وہ پاک ہے، فرماتا ہے:

سورة النساء - آیات ۱۶۰ تا ۱۶۱

﴿فِظْلُمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا * وَأَخَذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾

پس یہود کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر وہ پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لیے حلال تھیں، اور اس وجہ سے کہ وہ بکثرت اللہ کے راستے سے روکتے تھے۔ اور اس وجہ سے کہ وہ سود لیتے تھے حالانکہ اس سے منع کیے گئے تھے، اور لوگوں کا مال ناحق کھاتے تھے، اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور وہ پاک ہے، فرماتا ہے:

سورة آل عمران - آیت ۹۳

﴿كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حَلَالًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَةُ﴾

تمام کھانے بنی اسرائیل کے لیے حلال تھے سوائے اس کے جو اسرائیل نے توریت کے نازل ہونے سے پہلے خود پر حرام کر لیا تھا۔

پھر وہ جل جلالہ اپنے اس فرمان کے ساتھ انہیں چیلنج دیتا ہے:

سورة آل عمران - آیت ۹۳

﴿قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

کہہ دو کہ توریت لے آؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ اگر تم سچے ہو۔

اس طرح وہ انہیں رسوا کرتا ہے، ان کا جھوٹ ظاہر کرتا ہے، ان کی خامیاں بیان کرتا ہے، ان کے پردے چاک کرتا ہے، اور وہ اس قرآن کے مقابلے میں نہ تو جھٹلانے کی طاقت رکھتے ہیں نہ مقابلے کی۔

قرآن کا مستقبل کے بارے میں پیشین گوئیاں - اے مسلمانو، اللہ کے بندو! اس کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آنے والے دنوں میں پیش آنے والے غیب کی خبریں دیں۔ ہم قرآن میں اپنے رب کا یہ فرمان پڑھتے ہیں:

سورة القمر - آیات ۲۵ تا ۲۶

﴿سَيَهَيِّئُ الْمَجْمُوعَ وَيُولِئُونَ الذِّبْرَ * بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذًى وَأَمْرٌ﴾

عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی۔ بلکہ قیامت ہی ان کا وعدہ گاہ ہے، اور قیامت زیادہ سخت اور زیادہ کڑوی ہے۔

یہ دونوں آیات کہاں نازل ہوئیں؟ یہ مکہ میں نازل ہوئیں، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ مشرکین کی ایذا رسانی، ان کے استہزاء، ان کے مذاق اور کمزوروں پر ان کی زیادتیوں کا سامنا کر رہے تھے۔ اللہ عز و جل فرماتا ہے: عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی (القمر: ۲۵)۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس کی تاویل اس وقت تک معلوم نہ ہوئی جب تک میں نے بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زرہ میں چھلانگیں لگاتے، مشرکین کو اپنی تلوار سے مارتے اور یہ پڑھتے ہوئے نہ دیکھا: عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی (القمر: ۲۵)۔

اور اسی میں سے ہمارے رب جل جلالہ کا یہ فرمان ہے:

سورة الروم - آیات ۲ تا ۴

﴿غَلَبَتِ الرُّومُ * فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ * فِي بَضْعِ سِنِينَ﴾

روم مغلوب ہو گئے، قریب کی زمین میں، اور وہ اپنی شکست کے بعد عنقریب چند سالوں میں غالب آ جائیں گے۔

چند سال بھی نہ گزرے تھے کہ قرآن کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہو گئی، اور تمام لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ حکیم و حمید کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ اور اسی میں سے ہمارے رب جل جلالہ کا یہ فرمان ہے:

سورة النور - آیت ۵۵

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا﴾

اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا، اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور مضبوط کرے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے، اور ان کے خوف کے بعد انہیں امن سے ضرور بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

اور اس کا فرمان، وہ پاک ہے:

سورة التوبة - آیت ۳۳

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دین پر غالب کر دے، خواہ مشرکین کو ناپسند ہو۔

اور اس کا فرمان، وہ پاک ہے:

﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ * وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا * فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے، اور تم لوگوں کو فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھو، تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو، بے شک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

یہ سب آیات اس وقت نازل ہوئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان زندہ تھے، اور ان کا دین صرف جزیرہ عرب تک محدود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، تو لوگوں پر بیس سال بھی نہ گزرے تھے کہ اسلام مشرق و مغرب تک پہنچ چکا تھا، مسلمانوں کی فوجوں نے فارس اور روم کے قلعے مسمار کر دیے، یمن کے علاقے فتح ہوئے، شمالی افریقہ فتح ہوا، بلکہ مسلمان سمندریں بھی جہاد کرتے تھے اور بار بار قسطنطنیہ، بازنطینی سلطنت کے دارالحکومت کے دروازوں پر دستک دیتے تھے، اس قرآنی پیشین گوئی کی تصدیق میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث شریف

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا، اور بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے سمیٹا گیا، اور کوئی گھر خواہ بالوں کا ہو یا مٹی کا، باقی نہ رہے گا مگر اللہ اس میں یہ دین داخل کر دے گا، عزت والے کی عزت کے ساتھ یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ۔

رسول اللہ نے سچ فرمایا، کہہ دو اللہ نے سچ فرمایا (آل عمران: ۹۵)، اور اللہ سے زیادہ سچی بات والا کون ہے (النساء: ۸۷)، اور اللہ سے زیادہ سچا کہنے والا کون ہے (النساء: ۱۲۲)۔ اللہ جل جلالہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبریں سچی ہیں، اور ان کے احکام عادلانہ ہیں: اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، یہ تو وہی وحی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے (الحج: ۳-۴)۔

اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے یہود، کفار اور منافقین کو مختلف آیات میں چیلنج دیا، انہیں کچھ کرنے کا چیلنج دیا اور انہیں بتا دیا کہ وہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔ اسی میں سے یہود کو مخاطب کرتے ہوئے ہمارے رب جل جلالہ کا یہ فرمان ہے:

سورة البقرہ - آیت ۹۴

﴿قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک خاص تمہارے ہی لیے ہے، دوسرے لوگوں کے لیے نہیں، تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔

اللہ عز و جل نے فرمایا: اور وہ اسے کبھی آرزو نہیں کریں گے، اس کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے (البقرہ: ۹۵)۔ اے محمد! ان یہود سے کہو جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، جو کہتے ہیں: ہمیں آگ صرف گنتی کے چند دن چھوئے گی (البقرہ: ۸۰)، جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لوگوں سے بلند ہیں، بہترین لوگ ہیں، افضل ترین لوگ ہیں۔ ان سے کہو: کہہ دو کہ اگر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک خاص تمہارے ہی لیے ہے، دوسروں کے لیے نہیں (البقرہ: ۹۴)۔ اگر جنت صرف تمہارے لیے مخصوص ہے، تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو۔ اللہ عز و جل نے فرمایا: اور وہ اسے کبھی آرزو نہیں کریں گے، اس کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا (البقرہ: ۹۵)؛ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ کافر، فاجر اور فاسق ہیں، اللہ کے احکام سے تجاوز کرنے والے ہیں، اور وہ اس کی آرزو کبھی نہیں کریں گے۔ اور حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر ان میں سے کوئی شخص یہ کہہ دے تو وہ اپنے تھوک سے ہی گھٹ کر مر جائے۔ یعنی وہ اسی وقت مر جائے۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکے۔

اور اسی میں سے یہ ہے کہ اللہ عز و جل نے اس قرآن کے ساتھ کفار کو چیلنج دیا، ان سے فرمایا:

سورة البقرہ - آیت ۲۳

﴿وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

اور اگر تمہیں اس کے بارے میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے گواہوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

پھر ان سے فرمایا: پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ اور تم ہرگز نہیں کر سکو گے۔ تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے (البقرہ: ۲۴)۔ اس نے انہیں چیلنج دیا کہ وہ کبھی ایسا نہیں کریں گے، تو وہ ایسا نہ کر سکے۔

قرآن کا منافقین کو بے نقاب کرنا۔ اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے ان ٹیڑھی روحوں اور بیمار دلوں کا بھید کھول دیا۔ ہمارے رب جل جلالہ نے منافقین کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

سورة الفتح - آیت ۱۱

﴿يَقُولُونَ بِاللَّسِّنَاتِ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ﴾

وہ اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہوتا۔

اور فرمایا:

سورة آل عمران - آیت ۱۵۴

﴿يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُدُونُ لَكَ﴾

وہ اپنے دلوں میں وہ چیز چھپاتے ہیں جو تمہارے سامنے ظاہر نہیں کرتے۔

اور یہود کے بارے میں فرمایا:

سورة المجادلة - آیت ۸

﴿وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں؟ ان کے لیے جہنم ہی کافی ہے، وہ اسی میں داخل ہوں گے، پس وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

قرآن کریم سننے کے وقت دل پر طاری ہونے والی حیرت و مسحوریت کی کیفیت۔ اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے وہ رعب جو مومن اور کافر، دونوں طرح کے سننے والوں کے دلوں پر طاری ہو جاتا ہے۔ خواہ آدمی مومن ہو یا کافر، اس کے دل پر ایسا رعب طاری ہوتا ہے کہ وہ اس

قرآن کو سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

حدیث شریف

رواہ البخاری - عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

میں مدینہ آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے، آپ نے سورۃ الطور کی تلاوت فرمائی، تو میں آپ کو غور سے سننے لگا۔ جب آپ اس فرمان الہی پر پہنچے: کیا وہ بغیر کسی چیز کے پیدا ہو گئے یا وہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ بلکہ وہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ جالم ہیں؟ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ سنتے ہیں؟ تو ان کا سننے والا واضح دلیل لے آئے۔ یا اس کے لیے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لیے بیٹے؟ یا تم ان سے کوئی اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں؟ یا ان کے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں؟ یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ تو کافر ہی ہیں جو چال میں پھنسنے والے ہیں۔ یا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ اللہ پاک ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں (الطور: ۳۵-۴۳)۔ جبیر کہتے ہیں: قریب تھا کہ میرا دل اسلام کی طرف اڑ جائے۔

ان مختصر اور چھوٹی آیات کی وجہ سے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

اور اسی طرح عتبہ بن ربیعہ۔ جب اس کا رویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بگڑ گیا تو اس نے آپ سے کہا: اے محمد! ہم نے تم سے زیادہ منحوس کوئی نہیں دیکھا۔ تم نے ہمارے معبودوں کو برا کہا، ہماری عقلوں کو بے وقوف قرار دیا، اور ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا۔ اب دیکھو تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم بادشاہت چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا دیتے ہیں، اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم میں سب سے مالدار بن جاؤ، اگر تم عورتیں چاہتے ہو تو دیکھ لو قریش کی سب سے خوبصورت عورتیں، ہم تمہیں دس سے بیاہ دیتے ہیں، اور اگر تمہیں جو کچھ آتا ہے وہ جنوں کی طرف سے ہے تو ہم تمہارے لیے علاج تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ اپنی بکواس، اپنے بہتان، اپنے جھوٹ اور اپنے افترا سے فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو نہ بد زبان تھے نہ بدکلام، نہ بازاروں میں شور مچانے والے، نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے، اس سے فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے اے ابو الولید؟ اس نے کہا: ہاں۔ تو اب اگر تم سے ہو سکے تو جواب دو۔ آپ نے فرمایا: تو سنو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، حم، یہ رحمن رحیم کی طرف

سے نازل کردہ ہے، ایک ایسی کتاب جس کی آیات تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، عربی زبان کا قرآن، جاننے والوں کے لیے، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا، مگر ان میں سے اکثر منہ موڑ گئے، سو وہ سنتے نہیں (حم السجده: ۱-۴)۔ یہاں تک کہ آپ اس فرمان الہی پر پہنچے: پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو کہ میں نے تمہیں عادی ثمود کی کڑک جیسی کڑک سے ڈرا دیا ہے (حم السجده: ۱۳)۔ تو وہ کافر آیا اور اس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر رکھ دیا اور کہا: اے محمد! میں تمہیں اللہ اور رشتہ داری کا واسطہ دیتا ہوں کہ رک جاؤ۔ اور وہ اپنی قوم کے پاس واپس نہیں گیا بلکہ اپنے گھر چلا گیا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو الولید! تم نے محمد کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا: لات و عزریٰ کی قسم، اس نے مجھ سے ایسی بات کی جو میرے کانوں نے کبھی نہیں سنی، اور میں اسے کوئی جواب نہ دے سکا۔ حالانکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن کافر تھا، مگر قرآن نے اس کے دل کو پوری طرح جکڑ لیا تھا۔ لیکن بد بخت وہی ہے جس کی بد بختی ازل میں لکھ دی گئی ہو۔

اے مسلمانو، اللہ کے بندو! قرآن کے اعجاز میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا پڑھنے والا اس سے اکتاتا نہیں اور سننے والا اس سے بیزار نہیں ہوتا۔ قرآن پڑھنے والا اسے بار بار ختم کرتا ہے اور کبھی اس سے نہیں اکتاتا، بلکہ اس کی مٹھاس بڑھتی جاتی ہے۔ قرآن کے سوا ہر کلام ایسا ہے کہ انسان اگر اسے دہرائے تو اکتا جاتا ہے، اور اس کا کان اس سے بیزار ہو جاتا ہے۔ لیکن قرآن بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا، علماء اس سے کبھی سیر نہیں ہوتے، خواہشات اس سے منحرف نہیں ہوتیں، زبانیں اس میں الجھتی نہیں، اس کا بار بار پڑھنا اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے، جتنا زیادہ تم اسے پڑھتے ہو اتنی ہی تمہاری محبت اس سے بڑھتی جاتی ہے۔ جبکہ دوسرا کلام، ان کتابوں میں سے جنہیں تحریف کیا گیا، بدلا گیا اور تبدیل کیا گیا، ان کے پڑھنے والوں کو ضرورت پڑی کہ اس کے لیے دھنیں بنائیں، اپنی آوازوں کو پھینکیں، اور اپنی زبانوں کو مروڑیں۔ کیونکہ لوگ اس سے اکتا چکے تھے اور بیزار ہو چکے تھے۔ لیکن اللہ عز و جل کی کتاب کے پاس نہ آگے سے باطل آسکتا ہے نہ پیچھے سے۔

اے مسلمان، اے اللہ کے بندے! قرآن کی تلاوت زیادہ کیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے رب کا کلام ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ اللہ اس سے کلام کرے تو اسے چاہیے کہ قرآن پڑھے، اللہ اس قرآن کے ذریعے تم سے، مجھ سے، ہر مرد و عورت سے کلام کرتا ہے۔ اور وہی ہے جس نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سورة الحجر - آیت ۹

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾

بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

میں اللہ عظیم، عرش عظیم کے رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ قرآن عظیم کو ہمارے دلوں کی بہار، ہمارے سینوں کا نور، ہمارے غموں کا خاتمہ اور ہمارے حزن کا ازالہ بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں اس میں سے وہ سکھا جو ہم نہیں جانتے، اور ہمیں اس میں سے وہ یاد دلا جو ہم بھول گئے، اور ہمیں رات کے اوقات اور دن کے کناروں میں اس کی تلاوت اس طریقے سے نصیب فرما جو تجھے ہم سے راضی کر دے۔ اور اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد اور مغفرت طلب کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! ہمارے سردار محمد اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود و سلام اور برکت نازل فرما۔

سورة الاحزاب - آیت ۵۶

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اے اللہ! ہمارے نبی محمد ﷺ پر، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام بھیج۔ اے اللہ! خلفائے راشدین ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے راضی ہو جا، اور تمام صحابہ کرام اور تابعین سے، اور ہم سے بھی ان کے ساتھ، اپنی رحمت کے صدقے، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو، مومن مردوں اور عورتوں کو، زندوں کو اور فوت شدگان کو بخش دے۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت دے، اور اپنے موحد بندوں کی ہر جگہ مدد فرما۔

اے اللہ! ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کے والدین پر رحم فرما، اور ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا۔ اے اللہ! ہمارے مریضوں اور تمام مسلمان مریضوں کو شفا دے، پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور فرما، غم زدوں کا غم دور فرما، اور مقروضوں کا قرض ادا فرما۔ اے اللہ! دنیا بھر کے پریشان حال مسلمانوں کی پریشانی دور فرما، اور ہمارے کمزور بھائیوں اور بہنوں سے ظلم اور آزمائش دور فرما۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے دوسروں کو ہدایت دے، اور ہمیں ہدایت کا ذریعہ بنا۔ اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی پیروی نصیب فرما، اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنا نصیب فرما۔ اے اللہ! ہمارے وطن اور تمام مسلم ممالک کی حفاظت فرما، اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں اس کی بھی حفاظت فرما، اور اس میں امن، سلامتی اور خوشحالی قائم رکھ۔ اے اللہ! اس مرکز اور اس مسجد کے ذمہ داران کو کامیابی عطا فرما، ان کے کاموں میں برکت دے، اور اسے علم و ذکر کا گھر بنا دے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش علم، نیک عمل اور نیک اولاد عطا فرما۔

سورة النحل - آیت ۹۰

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

سورة البقرہ - آیت ۱۵۲

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾

پس تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔